احوال الابرار

''وہ پہنچے بارگاہ حق میں کتنے سرخرو ہو کر''

مشفق ومہرباں، مخدوم ومکرم حضرت قبلہ چچا جان الحاج صوفی ابرار احمد قادری چشتی ممتازی رحمانی رحمۃ اللہ علیہ
کی حیات ظاہری کا ولادت سے رحلت تک کا مختصر احوال

حافظ قاری اعجاز الوارث وارثی انصاری ممتازی رحمانی
نائب مہتمم مدارس رحمانیہ، ناظم ونگراں شعبۂ تصنیف وتالیف ونشرواشاعت، رحمانی ٹرسٹ

کچھ ایسے بھی اس بزم سے اٹھ جائیں گے جن کو
تم ڈھونڈنے نکلو گے، مگر پا نہ سکو گے

محبوب، حبیب یزداں، حامل صحبت قلندراں، مقبول بارگاہ عارفاں، عکس جمال محبوباں، ہادی و رہبر سالکاں، مبلغ ترجمہ قرآن، عاشق روئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مسافر شہر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، پیکر صبر و استقامت، منبعِ جود وسخاوت، معدن زہد وقناعت، مجسمہ حلم ومروت، محور خلوص وصداقت، حامل امانت ودیانت، آئینہ خلوص وصداقت، مرکز محبت وخدمت، سراپا سادگی ومتانت، عکس لطف و عنایت، مظہر فیضان ولایت، صاحب حقیقت ومعرفت، رہبر شریعت وطریقت محبوب ومراد ممتاز، خلیفہ اول وبرادر ممتاز، محسن ومشفق ومہرباں، ہم سب کے پیارے چچا جاں، حضرت الحاج صوفی ابرار احمد قادری چشتی صابری نظامی قلندری ممتازی رحمانی نور اللہ مرقدہ کی ذات والا صفات کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ تاہم اہل عقیدت ومحبت کی دل بستگی کے لیے آپ کی حیات طیبہ، اوصاف حمیدہ، اخلاق حسنہ اور خدمات جلیلہ کا مختصر احوال پیش خدمت ہے۔

نام ولقب: آپ کا نام ''ابرار احمد'' ہے۔ لیکن حلقہ رحمانی اور ملیر کراچی کے معروف بزرگ سالار الحفاظ، شیخ القرا، اوتاد زماں، قلندر دوراں، گل رحمانی، شہباز ولایت، ممتاز اولیا، محبوب العارفین حضرت الحاج الحافظ قاری ممتاز احمد رحمانی چشتی صابری نظامی قادری قلندری رحمۃ اللہ علیہ کے

برادر حقیقی ہونے کی بنا پر پہلے پہل ''الممتاز حلقہ رحمانی'' میں اور پھر پورے حلقہ رحمانی و اہل خاندان میں آپ ''چچا جان'' کے پیارے لقب سے مشہور ہوئے۔ اور اب ہر خاص و عام میں اسی پیارے نام سے پکارے اور پہچانے جاتے ہیں۔

جائے پیدائش: آپ بائیس خواجہ کی چوکھٹ دہلی شریف (انڈیا) میں پہاڑ گنج کے مقام پر پیدا ہوئے۔

تاریخ پیدائش: حتمی تاریخ پیدائش کا تعین تو نہیں کیا جا سکا۔ تاہم آپ کی اور آپ کے اہل خاندان کی زبانی یہ معلوم ہو سکا کہ آپ کی پیدائش قیام پاکستان سے قبل 1945 میں ہوئی۔

والدین کریمین: آپ کے والد گرامی کا نام ''محمد احمد (شہید) رحمۃ اللہ علیہ'' ہے۔ جو حادثاتی طور پر بولنے اور سننے سے معذور تھے اور والدہ محترمہ کا نام ''رفیق النساء رحمۃ اللہ علیہا'' ہے۔

نسب و خاندان: آپ نسباً ددھیال کی طرف سے ''قریشی'' ہیں اور ننھیال کی طرف سے آپ کا سلسلہ نسب خلیفہ اول امیر المومنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ اس اعتبار سے گویا آپ ''قریشی صدیقی'' ہیں۔ جبکہ حلقہ رحمانی کے معروف بزرگ محبوب العارفین حضرت قاری ممتاز احمد رحمانی چشتی صابری نظامی قادری قلندری رحمۃ اللہ علیہ آپ کے حقیقی بڑے بھائی اور مرشد ہیں۔

آباء و اجداد: آپ کے آباؤ اجداد عرب سے ہجرت کر کے ہندوستان تشریف لائے اور دہلی میں سکونت و رہائش اختیار کی۔ آپ کے دادا جان حضرت الحاج سراج الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ ایک درویش صفت انسان تھے۔ جو زہد و تقوی اور محبت و ملنساری میں محبوبِ ہر خاص و عام ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے محلے کی مسجد کے متولی اور منتظم بھی تھے۔

برادران و ہمشیرگان: آپ آٹھ بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ جن میں سے چار بھائیوں اور ایک بہن کا وصال قیام پاکستان سے قبل انڈیا ہی میں کم سنی میں ہو گیا تھا۔ جبکہ تین بھائیوں اور ایک بہن کے ہمراہ آپ نے اپنی والدہ کے ساتھ قیام پاکستان کے وقت انتہائی نامساعد حالات میں ہندوستان سے پاکستان کی جانب ہجرت فرمائی۔ اور ایک بھائی مقیم احمد کا وصال پاکستان آنے

کے بعد ہوا۔ اب آپ کے صرف ایک بڑے بھائی صوفی مختار احمد رحمانی (المعروف بہ قبلہ بڑے چچا جان مدظلہٗ) بقیدِ حیات ہیں۔

ہجرت اور پاکستان آمد: 1947 میں قیام پاکستان کے فوری بعد آپ کی والدہ نے آپ کے تین بھائیوں اور ایک بہن کے ہمراہ قریبی اعزہ کے ساتھ انتہائی مشکل ترین حالات میں پاکستان ہجرت فرمائی۔ تقسیم ہند کے ان فسادات میں ہی آپ کے والد محمد احمد رحمۃ اللہ علیہ ایک حملے میں دستی بم لگنے کی وجہ سے شہید ہو گئے تھے۔ قیام پاکستان کے وقت آپ انتہائی کم سن تھے۔ اس وقت آپ کی عمر کم و بیش دو سال ہوگی۔ قیام پاکستان کے بعد، پاکستان آ کر آپ کی والدہ نے آپ کے بھائیوں اور بہن کے ہمراہ پہلے پہل لاہور میں رہائش و سکونت اختیار فرمائی۔

کراچی آمد: لاہور میں کچھ عرصہ قیام کے بعد آپ کا خاندان کراچی آ گیا۔ اور پہلے نشتر پارک، پھر رامسوامی پرانی نمائش، پُرانا قائد آباد اور خداداد کالونی میں تھوڑا تھوڑا عرصہ رہائش پذیر ہوتا ہوا آخر میں ملیر میں مستقلاً سکونت پذیر ہو گیا۔ اور پھر تا وقتِ وصال آپ کا ملیر ہی میں قیام رہا۔

ابتدائی تعلیم: آپ نے انتہائی کم سنی میں ناظرہ قرآن مجید کی تعلیم مکمل فرمائی۔ جبکہ اسکول کی تعلیم بڑے بھائی محبوب العارفین حضرت قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں جامعہ ملیہ اسکول ملیر سٹی کراچی سے میٹرک تک حاصل کی۔

حضرت الحاج سائیں بابا ولایت علی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت و خدمت میں

1955ء میں آپ کے برادرِ گرامی محبوب العارفین حضرت قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ آپ کو اپنے ہمراہ معین پاکستاں قلندرِ زماں حضرت الحاج سائیں بابا ولایت علی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت بابرکت میں لے گئے۔ اس وقت آپ کی عمر تقریباً دس برس تھی۔ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اپنی خصوصی شفقتوں اور محبتوں سے نوازا۔ یہاں تک کہ آپ نے اپنا ''جھوٹا'' بھی کھلایا اور پلایا۔ اور قدم قدم پر آپ کی تربیت و رہنمائی فرمائی۔ یہیں رہتے ہوئے آپ نے پہلے پہل تھوڑا حفظ کیا۔ بعد ازاں جامعہ ملیہ اسکول، ملیر سٹی کراچی میں اسکول کی تعلیم حاصل کی۔ اسی عالم کم

سنی میں آپ نے حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت وصحبت کا شرف بھی حاصل فرمایا اور ساتھ ہی اپنے برادر گرامی کے ہمراہ مسجد وخانقاہ کی صفائی، پودوں ودرختوں کی سیرابی، لنگر کی تقسیم وتیاری، پرندوں اور جانوروں کی دیکھ بھال، مریضوں کے لیے دواؤں کی تیاری اور آنے والے مہمانوں کی تواضع میں مصروف عمل رہے۔

سلسلہ قادریہ میں شرف بیعت: حضرت الحاج سائیں بابا ولایت علی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ کے برادر گرامی محبوب العارفین حضرت قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو 1958ء میں اپنے وقت کے ولیٔ کامل، کراچی کے معروف بزرگ شمس الفقرا، نقیب الاولیاء حضرت حافظ قاری شاہ محمد غلام رسول چشتی قادری قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں پیش فرمایا۔ انہوں نے بھی آپ کو اپنی خصوصی شفقتوں اور محبتوں سے نوازا اور آپ پابندی سے ان کی خدمت میں حاضری دینے لگے۔ اور ان کے حلقے میں شرکت فرمانے لگے۔ یہاں تک کہ 1964 میں آپ نے ان کے دست مبارک پر سلسلہ عالیہ قادریہ میں شرف بیعت حاصل فرمایا۔
جنہوں نے ایک مرتبہ آپ کے برادر گرامی حضرت قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کے آستانے پر منعقد ہونے والے حلقۂ ذکر کے متعلق ارشاد فرمایا کہ ’’قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا حلقہ بھی ایسے ہی ہے، جیسے یہ (ہمارا) حلقہ ہے۔‘‘

محبوب رحمانی حضرت خواجہ صوفی شاہ محمد فاروق رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں

آپ کو حلقہ رحمانی کے معروف بزرگ محبوب رحمانی حضرت خواجہ صوفی شاہ محمد فاروق رحمانی قادری چشتی صابری نظامی قدوسی رحمۃ اللہ علیہ کی شفقتیں اور محبتیں بھی حاصل رہیں۔ جو خاندانی اعتبار سے بھی آپ کے قریبی عزیز ہیں۔ جنہوں نے ایک موقعہ پر آپ کے ایک رشتے دار محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق دعا کرنے کی درخواست کی تو جواب میں ارشاد فرمایا کہ ’’ابرار کی طرف سے بے فکر ہو جاؤ، وہ ہمارے ہی جیسے ہیں۔‘‘

جبکہ ایک مرتبہ آپ کے حرمین شریفین کے ’’بیرون ملک‘‘ سفر پر روانگی سے قبل یہ ارشاد فرمایا کہ ’’یہ تعلیم لینے نہیں، بلکہ دینے جا رہے ہیں اور ان کا تعلیم دینا ہمارا تعلیم دینا ہے۔‘‘ اور جنہوں نے

آپ کو ہمیشہ ''قاری صاحب'' (محبوب العارفین قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ) کا ہاتھ بٹانے کی تلقین وتاکید فرمائی۔

عطائے دستار خلافت واجازت: آپ کے برادر گرامی محبوب العارفین حضرت قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو حلقہ رحمانی میں بیعت کرنے کے بعد ماہ رمضان المبارک 1400ھ بمطابق 1980ء میں نماز تراویح میں تکمیل قرآن مجید کی محفل میں محبوب رحمانی حضرت خواجہ صوفی شاہ محمد فاروق رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک سے اپنے ''خلیفۂ اول'' کی حیثیت سے ''دستار اجازت وخلافت'' سے سرفراز فرمایا۔

امریکہ کا دورہ: آپ 1982ء میں برادر گرامی محبوب العارفین قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کی سفارش سے محبوب رحمانی حضرت خواجہ صوفی شاہ محمد فاروق رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت ملنے پر امریکہ بھی تشریف لے گئے۔ جہاں کم وبیش سوا ماہ قیام کے بعد عمرہ کرتے ہوئے پاکستان واپس تشریف لائے۔لیکن امریکہ روانگی سے قبل حضرت خواجہ محبوب رحمانی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: اب تو میں ان کو حج وعمرہ کی اجازت بھی نہیں دیتا بلکہ میں تو اب ان کو صبح سے قاری صاحب کا ہاتھ بٹاتا دیکھنا چاہتا ہوں۔

شادی خانہ آبادی اور اولاد: 1970ء میں آپ کی شادی خاندان کی ایک انتہائی سادہ و منکسر المزاج خاتون ''خورشیدہ بیگم'' سے ہوئی۔شادی کے تقریباً ایک سال بعد آپ کی والدہ نے آپ کے برادر اکبر محبوب العارفین حضرت قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا: ''ننھے! ابرار کے لیے دعا کر دے۔ایک سال ہو گیا، اولاد نہیں ہوئی۔'' تو آپ کے برادر گرامی رحمۃ اللہ علیہ نے برجستہ ارشاد فرمایا کہ ''اماں! اس کو اولاد کی ضرورت نہیں ہے۔'' چنانچہ آپ کی حقیقی ونسبی اولاد کوئی نہیں ہے۔لیکن آپ کی روحانی اولاد کافی ہے اور آپ نے اپنے حقیقی بھتیجے، بھتیجیوں کے ساتھ ساتھ اپنے روحی بھتیجے، بھتیجیوں اور روحانی اولاد کی کفالت وپرورش اور ان کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دی۔

انجمن خانقاہ الممتاز حلقہ رحمانی کا قیام: ستمبر 1984ء میں آپ کے برادر گرامی

محبوب العارفین حضرت الحاج الحافظ قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''انجمن خانقاہ الممتاز حلقہ رحمانی'' قائم فرمائی۔ جس میں آپ کو ''نائب صدر'' کا عہدہ عطا فرمایا اور الممتاز حلقہ رحمانی کا ناظم و نگراں مقرر فرمایا۔ چنانچہ بعد میں الممتاز حلقہ رحمانی کے حوالے سے جتنی بھی میٹنگیں اور مجالس مشاورت منعقد ہوتی تھیں، ان کے دعوت ناموں میں آخر میں یہی لکھا جاتا تھا کہ ''بحکم صدر مجلس چچا جان۔''

پیشہ و ذریعۂ معاش: آپ اپنے برادران گرامی کی طرح زرگری کے پیشے سے وابستہ ہوئے اور نگینوں کی جڑائی کا کام سیکھا اور اس میں مہارت حاصل فرمائی یہاں تک کہ آپ اپنے عروج کے دور میں ایک ایک دن میں پانچ پانچ سو نگینے جڑتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مالی وسعت وغنا عطا فرمایا تھا اور بہت خیر و برکت عطا فرمائی تھی۔

مدینہ جامع مسجد، ملیر کی توسیع و تعمیر نو میں آپ کا کردار: 1980ء کی دہائی میں آپ کے برادر گرامی محبوب العارفین حضرت قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ نے جب مدینہ جامع مسجد ممتاز بی ایریا ملیر کی توسیع و تعمیر نو کا کام شروع فرمایا، تو آپ نے اس میں بھرپور طریقے سے حصہ لیا اور اس کی تعمیر و توسیع میں بھرپور کردار ادا فرمایا یہاں تک کہ ایک مرحلے پر آپ کے پاس پیسے ختم ہو گئے اور ضروری کام باقی تھا، تو آپ نے اپنی لال رنگ کی سوزوکی (Carry) اپنے ایک پیر بھائی کے ہاتھ فروخت فرمادی اور مدینہ جامع مسجد کی تعمیری ضرورت کو پورا فرمایا۔

زیارت حرمین شریفین اور عمرے و حج کے سفر رحمانی حج اینڈ عمرہ سروسز کا قیام: آپ نے اپنی زندگی میں بے شمار عمرے اور حج ادا فرمائے۔ اپنے برادر گرامی محبوب العارفین حضرت قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ بھی کئی عمرے ادا فرمائے۔ اپنی والدہ، بہن، بھائی اور قریبی اعزہ واقربا کو بھی سفر عمرہ وحج پر لے جانے کی سعادت حاصل ہوئی، کئی سال تک متواتر ''رحمانی گروپ'' تشکیل پاتا رہا اور آپ کی سرپرستی میں ''رحمانی حج اینڈ عمرہ سروسز'' کے پلیٹ فارم سے ہر سال سیکڑوں محبین ومریدین آپ کی قیادت ومعیت میں حج وعمرہ کی سعادت حاصل کرتے رہے۔

عراق و بغداد شریف کے سفر اور حضور سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ

اولیاء کرام کے مزارات پر حاضری

آپ نے اپنے برادر گرامی محبوب العارفین حضرت قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات ظاہر کے آخری سال 1990ء میں ان کے ہمراہ عراق و بغداد شریف کا سفر بھی فرمایا اور حضرت سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ و دیگر مزارات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم پر حاضری کی سعادت حاصل کی۔ بعد ازاں عمرہ کرتے ہوئے پاکستان واپس تشریف لائے۔ جس کے اختتام پر واپس آتے ہوئے جہاز میں آپ کے برادر گرامی محبوب العارفین حضرت قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے ارشاد فرمایا کہ ''ابرار! تمہارا امتحان تھا، اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس میں کامیاب کیا۔''

آخری سفر بغداد و سفر عمرہ: جبکہ اپنے وصال سے تقریباً ایک سال قبل مارچ 2019ء میں بھی آپ نے اپنے مریدین و محبین کے ہمراہ بغداد شریف کا سفر فرمایا۔ اور حضرت سیدنا غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ، اور دیگر اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کے مزارات پر حاضری کا شرف حاصل کیا۔ اس کے بعد ماہ رمضان المبارک 1440ھ بمطابق مئی 2019 میں آپ نے اپنے رفقا کے ہمراہ زیارت حرمین شریفین اور عمرہ کی سعادت حاصل کی۔ یہ آپ کی حیات ظاہری کا بیرون ملک آخری سفر تھا۔

آستانہ ممتازیہ رحمانیہ ملیر کی تعمیر و تزئین و آرائش اور

آستانہ باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ کی توسیع و تزئین و آرائش

آپ نے اپنے مرشد و برادرِ گرامی محبوب العارفین حضرت قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ اور معین پاکستان حضرت الحاج سائیں بابا ولایت علی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ مُبارک و آستانہ عالیہ کی تعمیر و توسیع اور تزئین و آرائش میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا اور اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

محبوب العارفین حضرت قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال پُر ملال

اور اُن کی آخری چند اہم نصیحتیں

17 ذیقعدہ 1410ھ بمطابق 11 جون 1990ء میں آپ کے برادر گرامی محبوب العارفین حضرت قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال پر ملال ہوا۔ تو وصال سے صرف تین دن قبل جمعۃ المبارک کو گھر کے لیے رخصت کرتے ہوئے انہوں نے آپ کو گلے لگایا اور آپ کی پشت پر تین مرتبہ ہاتھ مارا۔ پہلا ہاتھ مارا اور فرمایا کہ ''ہمت سے کام کرنا''۔ پھر دوسرا ہاتھ مارا اور فرمایا کہ ''اللہ پر بھروسہ کرنا''۔ اور پھر تیسرا ہاتھ مارا اور فرمایا کہ ''اللہ کی رضا میں راضی رہنا''۔ یہ آپ کی ان سے آخری تفصیلی ملاقات اور گفتگو تھی۔

برادر گرامی کے وصال کے بعد ان کے مشن کو جاری وساری رکھنا اور فروغ دینا

اپنے مرشد و برادر گرامی محبوب العارفین حضرت قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر ملال کے بعد آپ نے ان کے تبلیغ دین، اشاعت قرآن، ترویج حلقہ رحمانی اور خدمت خلق کے مشن کو جس خلوص وللّٰہیت، محنت ولگن اور تدبر وفراست کے ساتھ جاری وساری رکھا، وہ اپنی مثال آپ ہے۔ جس کا اندازہ اگلی سطور میں پیش کی جانے والی آپ کی خدمات سے بخوبی کیا جاسکتا ہے۔

ناظم آباد میں رہائش اور پیر کے حلقے کا اجراء: اپنے برادر گرامی و مرشد محبوب العارفین حضرت قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر ملال کے بعد انتہائی صبر واستقامت اور عزم وحوصلہ کے ساتھ حلقہ رحمانی کی ترویج واشاعت کا فریضہ انجام دیا۔ اور نامساعد حالات کے باعث ملیر کی سکونت ترک فرما کر ناظم آباد میں رہائش اختیار فرمائی اور پیر والے دن بعد از عشا حلقہ ذکر ونعت ودعا کا اجرا فرمایا۔

گلشن اقبال کراچی میں حلقہ اتوار کا اجراء: جب ناظم آباد میں لوگوں کی کثرت کی وجہ سے جگہ کی تنگی کا سامنا ہوا تو آپ نے اہلِ محبت کے اصرار پر E-20 گلشن اقبال کراچی میں رہائش اختیار فرمائی اور دن کے اوقات میں ساڑھے گیارہ تا نماز ظہر حلقۂ ذکر ونعت خوانی و بیان ودعا کا اجرا فرمایا۔

الممتاز مکتب رحمانی کے ساتھ ساتھ دیگر مدارس رحمانیہ کا قیام: آپ کے برادر گرامی محبوب العارفین حضرت قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حیات ظاہری میں دینی وقرآنی

تعلیم کے حوالے سے ملیر میں ''المتاز مکتب رحمانی'' کے نام سے ایک مدرسہ قائم فرمایا تھا۔ جو ملیر کے مثالی اور معیاری اور ممتاز اداروں میں شمار ہوتا تھا۔ جو اب بھی الحمدللہ قائم و دائم ہے۔ ان کے وصال کے بعد آپ نے دینی و قرآنی تعلیم کے فروغ کے لیے دیگر مدارس رحمانیہ کے قیام کے سلسلے کا آغاز فرمایا جہاں بدازاں میٹرک تک اسکول کی تعلیم و تدریس کا سلسلہ بھی جاری ہوا اور اسی سے ملحق ایک مسجد بھی تعمیر ہوئی۔

مدرسۂ فیضانِ ولایت: آپ نے جدالمرشد، معین پاکستان قلندر زماں حضرت الحاج سائیں بابا ولایت علی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ پر بھی تحدیثِ نعمت و تشکر کے طور پر ''فیضان ولایت علی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ'' کے نام سے ایک دینی و قرآنی تعلیم کا مدرسہ قائم فرمایا۔

الفاروق مکتب رحمانی اور الفاروق اسلامک اسکول کا قیام: آپ نے اپنے جدالمرشد محبوب رحمانی حضرت خواجہ صوفی شاہ محمد فاروق رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے موسوم ایک مدرسہ ''الفاروق مکتب رحمانی'' کے نام سے گرومندر/ بابری چوک پر واقع آستانہ فاروقیہ رحمانیہ سے ملحق کنزالایمان مسجد والی گلی میں قائم فرمایا جہاں بعد ازاں مدرسہ کے ساتھ ساتھ ''الفاروق اسلامک اسکول'' کے نام سے میٹرک تک اسکول کی تعلیم کا سلسلہ بھی جاری ہوا۔

الابرار مدینۃ العلم رحمانیہ (نئی کراچی) کا قیام: آپ نے دینی و قرآنی تعلیم کو فروغ دیتے ہوئے 5D نیو کراچی میں بھی ''الابرار مدینۃ العلم رحمانیہ'' کے نام سے ایک مدرسہ قائم فرمایا جہاں اب مدرسہ کے ساتھ ساتھ ''الابرار اسلامک اکیڈمی'' کے نام سے اسکول بھی قائم ہے اور ساتھ ہی فارغ التحصیل حفاظ کرام کے لیے درس نظامی کی تعلیم و تدریس کا سلسلہ بھی شروع ہو چکا ہے۔

پاک پتن شریف میں الابرار مدینۃ العلم رحمانیہ کے نام سے مدرسہ و اسکول کا قیام:

آپ نے دینی و قرآنی اور عصری علوم کے سلسلے کو مزید وسعت دیتے ہوئے پاک پتن شریف (پنجاب) میں بھی ''الابرار مدینۃ العلم رحمانیہ'' کے نام سے ایک مدرسہ و اسکول قائم فرمایا۔ جہاں حفظ و ناظرہ کے ساتھ ساتھ تجوید و قرأت کورس فہم دین کورس، درس نظامی (عالمہ کورس) اور میٹرک

تک اسکول کی تعلیم وتدریس کا اہتمام ہے۔

مدرسۂ جامعہ رحمانیہ اور جامع مسجد رحمانیہ (گلشن اقبال) کا قیام: آپ نے اپنی گلشن اقبال رہائش کے دوران E-4 گلشن اقبال میں بھی ''جامعہ رحمانیہ'' کے نام سے ایک مدرسہ قائم فرمایا۔ جہاں حفظ و ناظرہ کے ساتھ ساتھ فہم دین کورس اور عالمہ کورس کی تعلیم وتدریس کا اہتمام ہوتا رہا۔ پھر وہیں ''جامع مسجد رحمانیہ'' کے نام سے ایک مسجد بھی قائم فرمائی۔ جو اب تعمیر نو اور تزئین وآرائش کے بعد علاقے میں اپنی مثال آپ ہے۔

جامع مسجد رحمانیہ میں حلقہ ذکر و نعت و دعا کا اجراء: آپ نے E-4 گلشن اقبال کراچی میں مدرسہ و مسجد کے ساتھ ساتھ اپنے برادر گرامی محبوب العارفین حضرت قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ اور اکابرین حلقہ رحمانی رحمہم اللہ کی تعلیمات اور حلقہ رحمانی کی ترویج و اشاعت کے لیے ہفتہ واری بنیادوں پر ہر اتوار کو حلقہ ذکر و نعت و بیان و دعا کا اجرا فرمایا۔ جو پہلے پہل دن 11:30 تا ظہر، بعد ازاں ظہر تا ساڑھے تین بجے سہ پہر اور اب بعد عصر تا مغرب منعقد ہوتا ہے۔

ملیر میں ''الممتاز اکیڈمی'' کا قیام: آپ نے دینی و قرآنی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی و عصری علوم کے فروغ کے لیے ''الممتاز اکیڈمی'' کے نام سے ملیر میں ایک مثالی و معیاری ادارہ قائم فرمایا جو پہلے پہل ایک کرائے کی عمارت میں قائم ہوا۔ بعد ازاں ملت گارڈن، ملیر میں ایک وسیع وعریض رقبہ پر محیط عمارت میں منتقل ہوا اور آج الحمدللہ ایک دو منزلہ عظیم الشان عمارت کی شکل میں موجود ہے، جہاں میٹرک تک اسکول کی تعلیم کے ساتھ ساتھ حفظ و ناظرہ، تجوید و قرأت، فہم دین، نعت خوانی، انگلش لینگویج اور دیگر کئی شعبہ جات میں تعلیم و تدریس کا اہتمام ہے اور جہاں اس وقت کم و بیش 1200 طلبا و طالبات زیر تعلیم ہیں۔

''تدریس ترجمہ قرآن'' مدارس رحمانیہ واسکولز کا منفرد اعزاز و نمایاں خصوصیت

آپ کی زیر سرپرستی الحمدللہ نصف درجن سے زائد دینی و قرآنی تعلیم کے مدارس و اسکول قائم ہوئے جہاں اس وقت کم و بیش 3500 طلبا و طالبات زیور تعلیم سے آراستہ و پیراستہ ہو رہے ہیں اور ان مدارس رحمانیہ و اسکولز کی انفرادیت اور نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ یہاں حفظ و ناظرہ قرآن

مجید کے ساتھ ساتھ ہر طالب علم، طالبہ کو ’’ترجمۂ قرآن‘‘ بطور مضمون پڑھایا جاتا ہے۔ اور اس میں قرآن فہمی کی صلاحیت پیدا کی جاتی ہے۔ جو کہ حضرت قبلہ چچا جان رحمۃ اللہ علیہ کا خاص مشن تھا اور جس پر وہ ساری زندگی زور دیتے رہے کہ قرآن کریم کو فقط رٹنا نہیں ہے، بلکہ قرآن کا فہم اور ترجمہ کی صلاحیت بھی پیدا کرنا ضروری ہے۔ الحمدللہ اب تک درجنوں طلبا و طالبات حفظ قرآن کریم کے ساتھ ساتھ ’’مکمل ترجمہ قرآن‘‘ کی سعادت بھی حاصل کر چکے ہیں۔

رحمانی ٹرسٹ کا قیام: آپ نے مدارس رحمانیہ واسکولز، حلقہ رحمانی اور تعلیمی و رفاہی کاموں کے مربوط و منظم کرنے اور انہیں مزید وسعت و ترقی دینے کے لیے کام کرنے والے اپنے قریبی احباب پر مشتمل ’’رحمانی ٹرسٹ‘‘ کے نام سے ایک ادارہ قائم فرمایا۔ جس کے زیر انتظام مدارس رحمانیہ واسکولز‘‘ حلقہ رحمانی اور خدمت خلق کے دیگر امور سرانجام دیئے جاتے ہیں۔

’’مطبوعات رحمانی‘‘ کی اشاعت: آپ نے مدارس رحمانیہ واسکولز میں زیر تعلیم طلباء و طالبات کی تعلیم و تربیت اور عوام الناس کی دینی و اخلاقی رہنمائی کے لیے کئی مفید، معلوماتی اور خوب صورت مطبوعات رحمانی شائع فرمائیں جن میں سے چند کا مختصر تعارف حسب ذیل ہے۔

اصلاحی کارڈز کا اجراء اور ’’تعلیم الابرار‘‘ کی اشاعت: آپ نے گلشن اقبال کراچی میں ہر اتوار کو منعقد ہونے والے حلقہ ذکر و نعت و بیان و دعا کے موقع پر ایک جیبی سائز کے اصلاحی کارڈ کی اشاعت کا سلسلہ جاری فرمایا جو بہت مقبول عام ہوا۔ جس میں قرآن و حدیث اور فقہ کی بنیادی تعلیمات نہایت اختصار کے ساتھ پیش کی جاتی تھیں۔ کم و بیش نو سال یہ سلسلہ کامیابی کے ساتھ جاری رہا بعد میں اس کے ابتدائی سو کارڈز کو ’’تعلیم الابرار‘‘ کے نام سے کتابی شکل میں شائع کیا گیا۔ جس کو اپنی جامعیت و اختصار کی وجہ سے عوام و خواص میں خاصی پذیرائی حاصل ہوئی۔

کتاب ’’باب الابرار‘‘ (3 جلدیں) کی اشاعت: آپ نے تبلیغ دین اور اشاعت قرآن و سنت کے لیے عقائد، عبادات، معاملات، اخلاقیات، حقوق، فضائل، تصوف اور دیگر اہم ترین اصلاحی موضوعات پر مشتمل تین جلدوں پر محیط ’’باب الابرار‘‘ کے نام سے انتہائی مفید معلوماتی اور خوب صورت کتاب تالیف و مرتب کروائیں۔ جو اپنی مثال آپ ہیں۔ اور دین

اسلام کی تعلیمات واحکامات کو تفصیل سے جاننے کا اہم ترین ذریعہ ہیں۔

’’ممتازی قاعدہ‘‘ اور’’تربیتی نصاب‘‘ کی اشاعت: آپ نے مدارس رحمانیہ واسکولز میں زیر تعلیم طلبا وطالبات کی ابتدائی تعلیمی ونصابی ضروریات کی تکمیل کے لیے ’’ممتازی قاعدہ‘‘ کے نام سے تجوید وقرأت کے ضروری قواعد اور تعلیم وتدریس کے بنیادی اصولوں پر مشتمل ایک قرآنی قاعدہ تالیف کروایا۔ جبکہ آپ نے طلبا وطالبات کی دینی واخلاقی تربیت و رہنمائی کے لیے اسلام کی بنیادی تعلیمات پر مشتمل ’’تربیتی نصاب‘‘ کے نام سے ایک کتاب تالیف ومرتب کروائی۔ جو مدارس رحمانیہ واسکولز میں نصاب کا حصہ ہیں۔

ترجمہ قرآن کی آموزش کیلئے’’روح القرآن‘‘ کی اشاعت: آپ نے مدارس رحمانیہ واسکولز میں زیر تعلیم طلبا وطالبات میں قرآن کا فہم اور ترجمہ کی صلاحیت پیدا کرنے کے لیے ’’روح القرآن‘‘ کے نام سے ایک کتاب تالیف ومرتب کروائی جس کو اب انگریزی ترجمہ کے ساتھ بھی تین جلدوں میں شائع کر دیا گیا ہے اور جس میں قرآن حکیم کی بنیادی معلومات اور ضروری عربی قواعد بھی شامل ہیں۔

’’دلائل الخیرات شریف اور دُعائے حزبُ البحر‘‘ کی اشاعت: آپ نے بانئ حلقۂ رحمانی، انعامِ لاثانی حضرت صوفی شاہ محمد انعام الرحمٰن قدوسی سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف و ترتیب شدہ ’’دلائل الخیرات شریف ودُعائے حزب البحر‘‘ کونئی آب وتاب کے ساتھ ازسرِ نو شائع کروایا۔ جو خلفائے حلقۂ رحمانی کیلئے ایک شاہکار تحفہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

’’تحفہ رحمانی‘‘ کی اشاعت: آپ نے حلقہ رحمانی میں اکابرین حلقہ رحمانی اور اپنے مشائخ کے معمولات پر مشتمل ’’تحفہ رحمانی‘‘ کے نام سے بھی ایک کتابچہ تالیف ومرتب کروایا جس میں ختم خواجگان، ذکر کی ترتیب وطریقہ، مصائب وآلام اور امراض و پریشانیوں سے نجات کے لیے مجرب دعائیں، حصار رحمانی، شجرہ شریف، ایصال ثواب ودعا کا طریقہ وغیرہ شامل ہے۔

’’تحفۃ الابرار‘‘ کی اشاعت: آپ نے طہارت ونماز کی بنیادی تعلیمات واحکامات،

مسنون دعاؤں اور اسلامی آداب و اخلاق پر مشتمل ایک کتابچہ ''تحفۃ الابرار'' کے نام سے بھی تالیف و مرتب کروایا۔ جس میں قضا نمازوں کی ادائیگی کا طریقہ اور ان کا فدیہ، فدیہ صوم، نماز جنازہ کا طریقہ و دعائیں، باجماعت نماز کے درمیان کسی رکعت میں شامل ہونے اور بقیہ نماز ادا کرنے کا طریقہ، استخارہ کرنے کا طریقہ اور دعائیں وغیرہ بھی شامل ہیں۔

مجلہ ''انوارِ رحمانی'' کی اشاعت: آپ کی زیر سرپرستی رحمانی ٹرسٹ کے زیرِ انتظام سالانہ محفل جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے موقع پر ''انوارِ رحمانی'' کے نام سے ایک دینی و تعلیمی اور اصلاحی مجلّہ شائع ہوتا رہا۔ جو اب تک الحمدللہ بلا کسی تعطل کے شائع ہو رہا ہے۔ اور اس کے اب تک پچیس شمارے شائع ہو چکے ہیں۔ جس میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حالاتِ حاضرہ اور تعلیم و اصلاح کے حوالے سے مضامین شاملِ اشاعت کیے جاتے ہیں۔

''روح الایمان'' کی اشاعت: آپ نے ایمان و عقائد کی اصلاح و تربیت کے لیے قرآن و حدیث کی تعلیمات و احکامات کی روشنی میں ''روح الایمان'' کے نام سے ایک کتاب مرتب کروائی۔ جو آپ کی زیرِ نگرانی مکمل ہو چکی تھی۔ جس کا مسودہ کمپوزنگ کے مراحل میں ہے اور ان شاء اللہ عنقریب شائع ہو کر اہلِ علم و باذوق قارئین کی خدمت میں پیش کر دی جائے گی۔

''فیض الابرار'' کی اشاعت: آپ نے اپنے پیشواؤں خصوصاً معین پاکستان، قلندر زماں حضرت الحاج سائیں بابا ولایت علی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ، شمس الفقراء، نقیب الاولیاء حضرت حافظ قاری شاہ محمد غلام رسول چشتی قادری قلندر رحمۃ اللہ علیہ، جد المرشد، محبوبِ رحمانی حضرت خواجہ صوفی شاہ محمد فاروق رحمانی رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے برادرِ گرامی و مرشد محبوب العارفین حضرت الحاج الحافظ قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت و صحبت میں گزارے گئے قیمتی لمحات اور ان کے فیوض و برکات پر مشتمل خود نوشت آپ بیتی کو ''فیض الابرار'' کے نام سے ترتیب دیا۔ جس کی ترتیب و تدوین آپ کی حیاتِ ظاہری میں مکمل ہو چکی تھی اور آپ اس کی تصدیق و توثیق بھی فرما چکے تھے۔ صرف اس کی اشاعت کا مرحلہ باقی تھا۔ لیکن اب اس کتاب کو الحمدللہ ان کے ''چہلم شریف'' (منعقدہ 26 اکتوبر 2020ء بمطابق 8 ربیع الاول 1442ھ) کے موقع پر شائع کیا جا رہا ہے، جو یقیناً آپ کی روح

پرفتوح کے لیے طمانیت کا باعث ہوگا۔

مزاراتِ اولیائے کرام ارحمہم اللہ علیہم پر حاضری اور حلقہ وذکر ومیلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے سفر کا معمول:

آپ اپنے پیشواؤں اور بزرگوں کی تعلیم اور سنت کے مطابق تواتر کے ساتھ ہر سال پاکستان کے مختلف شہروں اور مختلف مقامات پر حلقہ ذکر ومحافل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انعقاد کے لیے اور اولیائے کرام ارحمہم اللہ کے مزارات پر فیوضات باطنی حاصل کرنے کے لیے مختلف اوقات میں تشریف لے جاتے رہے۔ خصوصاً پاک پتن شریف میں فرد الافراد، زہد الانبیاء حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ، لاہور میں حضرت سیدنا علی بن عثمان ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ، حضرت میاں میر قادری رحمۃ اللہ علیہ، راولپنڈی میں حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ، اسلام آباد میں شاہ عبداللطیف بری امام رحمۃ اللہ علیہ، سہون شریف میں حضرت سیدنا عثمان مروندی المعروف لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے مزارات پُرانوار پر اکثر و بیشتر اپنے مریدین ومحبین اور معتقدین کے ساتھ حاضری دیتے رہے۔

محافل اعراس بزرگان دین کا انعقاد: آپ اسلامی ماہ وتاریخ کے اعتبار سے اکابرین حلقہ رحمانی و دیگر معروف بزرگان دین کے اعراس کی محافل بڑی عقیدت ومحبت اور احترام سے عظیم الشان طریقہ پر منعقد فرمایا کرتے تھے۔ اور لنگر شریف کا خصوصی انتظام فرماتے تھے۔ خصوصاً حضرت سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے محفل ''گیارہویں شریف''، حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ''چھٹی شریف''، حضرت محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء وحضرت خواجہ امیر خسرو نظامی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ''سترہویں شریف'' کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔ جبکہ اپنے برادر گرامی محبوب العارفین حضرت قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ، جد المرشد حضرت خواجہ محبوب رحمانی، صوفی شاہ محمد فاروق رحمانی رحمۃ اللہ علیہ، بانئ حلقہ رحمانی حضرت خواجہ صوفی شاہ محمد انعام الرحمن قدوسی سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ، اپنے مرشد اول شمس الفقرأ

حضرت شاہ حافظ قاری محمد غلام رسول چشتی قادری قلندر رحمۃ اللہ علیہ، سالار رحمانی حضرت صوفی شاہ محمد عارف خان رحمانی رحمۃ اللہ علیہ معین پاکستان، قلندر زماں حضرت الحاج سائیں بابا ولایت علی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے بھتیجے حافظ قاری محمود اقبال ممتازی رحمانی رحمۃ اللہ علیہ (المعروف بہ قبلہ بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ) کا عرس عظیم الشان طریقہ سے منعقد فرما کر لنگر شریف کا خصوصی انتظام فرماتے تھے۔

مرکزی سالانہ محفل عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور گھر گھر محافل عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انعقاد

آپ ماہ ولادت مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ربیع الاول شریف میں آمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمتوں اور برکتوں کے حصول کے لیے اپنے پیشواؤں کی تعلیم و روایات کے مطابق عظیم الشان طریقہ پر سالانہ محفل جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رحمانی ٹرسٹ کے زیر انتظام گلشن اقبال کراچی میں انعقاد کرواتے تھے۔ جس میں ہزاروں کی تعداد میں مرد و خواتین انتہائی عقیدت و احترام کے ساتھ شریک ہوتے۔ الحمدللہ اب بھی اس محفل جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انعقاد تزک و احتشام کے ساتھ جاری ہے۔ اس موقع پر مجلہ ''انوار رحمانی'' کا خصوصی شمارہ بھی شائع کیا جاتا ہے۔

جبکہ قریبی مریدین و محبین کے گھروں پر بھی محافل عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منعقد کراتے اور بنفس نفیس اس میں خصوصی طور پر شرکت فرماتے اور یہ سلسلہ صرف کراچی تک ہی محدود نہ تھا، بلکہ پاک پتن شریف، لاہور، راولپنڈی اور اسلام آباد تک پھیلا ہوا تھا اور الحمدللہ آج بھی یہ سلسلہ بحسن وخوبی جاری و ساری ہے۔

درس قرآن کا اجراء: آپ کی ساری زندگی ''قرآن پڑھو، قرآن سمجھو، قرآن پھیلاؤ اور قرآن پر عمل کرو''۔ سے عبارت ہے۔ چنانچہ اس مقصد کے لیے آپ نے نہ صرف مدارس رحمانیہ و اسکولز میں ''ترجمہ قرآن'' کی تدریس کو لازمی قرار دیا بلکہ آپ کی زیر سرپرستی ہر اتوار منعقد ہونے والے ہفتہ واری حلقے میں 1999 میں ''درس قرآن'' کا سلسلہ جاری فرمایا اور یہ ذمہ داری مولانا مفتی محمد اشفاق رحمانی کو سونپی، جنہوں نے الحمدللہ حسن وخوبی کے ساتھ اسکو نبھایا۔ ثم الحمدللہ ایک مرتبہ پورے قرآن مجید کا ترجمہ وتفسیر کا دور مکمل ہو چکا۔ اب ''درس قرآن'' کا یہ سلسلہ ہر جمعۃ المبارک کو نماز جمعہ سے قبل 12:55 تا 1:30 جاری و ساری ہے اور الحمدللہ تقریباً نصف قرآن

مکمل ہو چکا ہے۔آپ کی زیر سر پرستی حلقہ رحمانی کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اہلسنت میں باقاعدہ تسلسل سے اس طرح درس قرآن کا آغاز واجرأ کرنے والا پہلا سلسلہ ہے۔ الحمدللہ اب تو کئی مقامات پر درس قراآن دیا جارہا ہے۔

ملیر میں سکونت ورہائش ومراجعت: آپ ایک طویل عرصہ ناظم آباد اور گلشن اقبال میں رہائش کے بعد مدارس رحمانیہ ورحمانی ٹرسٹ کی تنظیم سازی کے بعد دوبارہ ملیر تشریف لے آئے اور رفاہ عام سوسائٹی، ملیر ہالٹ میں سکونت ورہائش اختیار فرمائی۔ تاہم جمعرات کو آستانہ ممتازیہ رحمانیہ، مدینہ جامع مسجد ممتاز نگر بی ایریا ملیر شریف میں اور اتوار کو جامع مسجد رحمانیہ، E-4 بلاک 8، گلشن اقبال کراچی میں منعقد ہونے والے حلقہ ذکر ونعت ودعا میں پابندی سے تشریف لاتے رہے۔ نیز مدارس رحمانیہ اور حلقہ رحمانی کے دیگر امور میں بھی بھرپور سرپرستی فرماتے رہے۔

حلقے اور محافل میں تربیت واصلاحِ احوال کیلئے ’’ارشادات عالیہ‘‘

آپ حلقۂ ذکر، محافل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر حوالوں سے منعقد کی جانے والی تقاریب میں اپنے مریدین ومحبین وطالبان راہ سلوک وطریقت کی تعلیم وتربیت اور اصلاح احوال کے لیے قرآن وحدیث اور اپنے پیشواؤں کی تعلیمات واحکامات کے مطابق اپنے معرفت آمیز ارشادات عالیہ کے ذریعے رہبری ورہنمائی فرماتے رہے۔ آپ کے یہ ’’ارشادات عالیہ‘‘ ماہ ربیع الاول شریف میں رحمانی ٹرسٹ کے زیر انتظام منعقد ہونے والی سالانہ محفل جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر شائع ہونے والے مجلہ خاص ’’انوار رحمانی‘‘ میں ہر سال ’’ارشادات عالیہ‘‘ ہی کے عنوان سے تواتر کے ساتھ شائع ہوتے رہے۔ نیز ریکارڈنگ اور سوشل میڈیا کی بدولت آپ کے یہ ’’ارشادات عالیہ‘‘ بہت سے احباب کے پاس محفوظ ہیں۔ جو یقیناً ان کے خلفاء ومریدین ومحبین و معتقدین کے لیے ایک سرمایہ واثاثہ ہیں۔ لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ کے ان ’’ارشادات عالیہ‘‘ کو کتابی شکل میں شائع کر کے اہل عقیدت ومحبت تک بھی پہنچایا جائے۔ تاکہ بزرگوں کے ارشادات وملفوظات کو محفوظ رکھنے اور دوسروں تک پہنچانے کی روایت وسنت زندہ

رہے۔ اوراس کے فیوض و برکات حاصل ہوتے رہیں۔

اوراد و معمولات: آپ اپنے معمولات میں اپنی مثال آپ تھے۔ سفر و حضر، دکھ سکھ، صحت و بیماری ہر حال میں ہمیشہ پنج وقتہ نمازوں کے پابند رہے۔ نوافل کثرت سے پڑھتے۔ تلاوت قرآن مجید، درود شریف، کلمہ طیبہ، استغفار و دیگر تسبیحات ہمیشہ آپ کے معمولات میں شامل رہیں۔ دلائل الخیرات شریف وحزب البحر کا بھی ورد فرماتے۔ اپنے پیر و مرشد، اور جد المرشد حضرت خواجہ محبوب رحمانی صوفی شاہ محمد فاروق رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کے تعلیم کردہ اوراد بھی ہمیشہ آپ کے معمولات میں شامل رہے۔ اکثر شب بیدار رہتے، تہجد ادا فرماتے اور ہمہ وقت چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے اللہ کا ذکر کرتے رہتے۔ قرآن حکیم کے ترجمے، تفاسیر، احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تصوف و سلوک اور اولیائے کرام رحمہم اللہ کے حالات و واقعات اور ملفوظات و ارشادات پر مشتمل کتب ہمیشہ آپ کے زیر مطالعہ رہتیں۔ اور انہی کی روشنی میں آپ ہمیشہ گفتگو فرماتے۔

معاملات: آپ اپنے روز و شب کے معمولات کی طرح اپنے معاملات میں بھی بے نظیر و بے مثال تھے۔ اکل حلال و صدق مقال کی عملی تفسیر تھے۔ ہمیشہ لین دین میں امانت و صداقت کا دامن تھامے رکھا۔ فرماتے تھے کہ ’’بخشش لاکھوں کی، حساب پائی پائی کا۔‘‘ آپ اپنے مریدین و محبین و رفقا کو بھی ہمیشہ کسب حلال، صدق مقال، امانت و دیانت، صلہ رحمی اور غریب پروری کا درس دیتے رہے۔

ارشادات عالیہ کے اہم موضوعات: آپ اپنے ارشادات عالیہ کا آغاز ہمیشہ حمد و صلوٰۃ سے فرماتے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی وحدانیت اور شرک سے بچنے کی تعلیم دیتے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و عظمت اور ادب و اتباع کی تلقین فرماتے۔ اولیائے کاملین اور اپنے پیشواؤں سے محبت و اتباع کا درس دیتے ہوئے ان کے حالات و ملفوظات پیش فرماتے۔ ہمیشہ قرآن و حدیث کی تعلیمات و احکامات کی روشنی ہی میں گفتگو فرماتے۔ ہمیشہ اصلاحِ احوال مطلوب و مقصود ہوتی۔

شمائل و خصائل: آپ اپنی عادات و اطوار اور اخلاق و اوصاف میں یگانہ تھے۔ چھوٹا ہو یا

بڑا، اپنا ہو یا بیگانہ، شناسا ہو یا ناواقف، مرید ہو یا پیر بھائی، ہر ایک کے ساتھ محبت واخلاق سے پیش آتے۔ نرم اور دھیمے لہجے میں گفتگو فرماتے۔ دلنواز تبسم کے ساتھ ملتے۔ حسب موقع تواضع ومہمان نوازی فرماتے۔ حسب روایت اعانت و دستگیری فرماتے۔ فرق مراتب کا خاص خیال رکھتے ہوئے عزت وتکریم فرماتے۔ آپ تسلیم ورضا، حلم وحیا، علم وعطا، جود وسخا، صبر ورضا، مہر ووفا، صدق وصفا، عاجزی وانکساری، تواضع وخوش خلقی، صلہ رحمی وغریب پروری، متانت وسادگی، قناعت وبے نیازی، طہارت ونفاست پسندی، ظرافت وخوش طبعی، تحمل وبردباری اور محبت ومہمان نوازی کے پیکر جمیل تھے۔ مختصر ترین لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ آپ اخلاق محمدی ﷺ کا عملی نمونہ تھے۔

عظمت وفضائل: آپ کی فضیلت وعظمت اور بزرگی کے لیے یہی کافی ہے کہ آپ کو اپنے وقت کے نامی گرامی اولیائے کاملین، بارگاہ الٰہی کے مقبول ومقربین اور صاحبان وقت صالحین بندوں کی خدمت وصحبت کا شرف حاصل رہا۔ جن میں معین پاکستان، قلندر زماں، حضرت الحاج سائیں بابا ولایت علی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ، شمس الفقرا نقیب الاولیا، حضرت حافظ قاری شاہ محمد غلام رسول چشتی قادری قلندر رحمۃ اللہ علیہ، قطب الاقطاب، محبوب رحمانی حضرت خواجہ صوفی شاہ محمد فاروق رحمانی رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے برادر گرامی اوتاد زماں، محبوب العارفین حضرت الحاج الحافظ قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔ جن کی خصوصی شفقتیں اور محبتیں آپ کو ہمیشہ حاصل رہیں۔ ان تمام اولیائے کرام ارحمہم اللہ سے آپ کو خصوصی نسبت اور تعلق حاصل رہا۔ یہ اسی کی برکت اور فیضان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے دین اسلام اور قرآن حکیم کی ترویج اور اشاعت کا عظیم کام لیا۔ مدارس رحمانیہ واسکولز، مساجد ولنگر اور ذکر وفکر کے حلقے جاری وساری ہوئے، اور الحمدللہ آج بھی آپ کی توجہ خاص اور دعاؤں سے جاری وساری ہیں، اور آپ کے اور آپ کے پیشواؤں کے مقامات ومدارج میں بلندی وترقی کا سبب ہیں۔

بیماری وعلالت اور ہسپتال میں داخلہ: آپ سر درد کے پرانے مریض تھے۔ مگر مدارس رحمانیہ وحلقہ رحمانی کی ترویج واشاعت اور وسعت وترقی کے لیے شب وروز سرگرم عمل

رہتے۔ جس کی وجہ سے اکثر شدید تھکاوٹ اور علالت کا شکار ہو جاتے۔ لیکن آپ کے معمولات و معاملات میں فرق نہ آتا۔ وصال مبارک سے کچھ ماہ قبل آپ کا ہرنیا کا آپریشن ہوا جس سے آپ صحت یاب ہوئے۔ مگر کچھ دیگر تکالیف اور عارضوں کا آپ کو سامنا ہوا۔ جس کی وجہ سے وصال سے کچھ روز قبل آپ کراچی کے ایک معروف ہسپتال میں داخل ہوئے۔ مختلف ٹیسٹ ہوئے، آپریشن ہوا، انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں بھی داخل رہے۔ مگر صحت یاب ہو کر گھر واپس نہ آ سکے۔

وصال پر ملال: آپ کم و بیش وصال مبارک سے ایک ماہ قبل کراچی کے ایک معروف ہسپتال میں داخل ہو کر زیر علاج رہے۔ اور وہیں 8 اور 9 صفر المظفر 1442ھ بمطابق 26 اور 27 ستمبر 2020ء ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب، مغرب و عشا کے درمیان تقریباً 7:30 بجے شب، اپنے برادر گرامی، شیخ القرأ محبوب العارفین حضرت الحاج الحافظ قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کی پرسوز آواز میں سورہ رحمٰن کی تلاوت سنتے اور ذکر الٰہی کرتے ہوئے، مشیت ایزدی کے تحت داعیٔ اجل کو لبیک کہا اور اپنی جان، جانِ آفریں کے سپرد فرما دی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ ﴿۱۵۶﴾

غسل مبارک اور تجہیز و تکفین کے مراحل: آپ کے سانحہ ارتحال کی خبر سوشل میڈیا اور احباب کے ذریعہ آپ کے اہل خاندان، اعزہ و اقربا، مریدین و محبین اور مدارس رحمانیہ تلامذہ معلمین تک آناً فاناً پھیل گئی اور لوگ جوق در جوق آستانۂ ممتازیہ رحمانیہ، مدینہ جامع مسجد ممتاز نگر بی ایریا ملیر شریف میں جمع ہونے لگے۔ بعد از عشا آپ کا جسد مبارک آستانۂ ممتازیہ رحمانیہ، ملیر لایا گیا۔ جہاں ہزاروں آپ کے مریدین و محبین نے اشکبار آنکھوں سے آپ کو خراجِ عقیدت و محبت پیش کیا۔ بعد ازاں آستانۂ ممتازیہ رحمانیہ سے متصل رہائش گاہ میں آپ کے خاندان کے قریبی اعزہ و اقربا، حلقہ رحمانی کے مقتدر خلفا و دیگر معززین کرام نے آپ کے جسد اطہر کو غسل دینے کی سعادت حاصل کی اور تجہیز و تکفین کے امور انجام دیئے۔

محبوب العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں: آپ کے جسد مبارک کو غسل و تجہیز و تکفین کے مراحل کے بعد آستانہ ممتازیہ رحمانیہ میں، آپ کے برادر گرامی، شیخ طریقت، محبوب العارفین

حضرت قاری ممتاز احمد رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں زیارت عام کے لیے رکھ دیا گیا۔ پھر رات میں آپ کے جسد مبارک کو آپ کے برادر گرامی رحمۃ اللہ علیہ کے حجرۂ خاص میں رکھا گیا۔ جہاں پوری رات مدارسِ رحمانیہ کے حفاظ کرام اور آپ کے مریدین آپ کے گرد بیٹھ کر قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہے۔ اگلے روز بھی صبح سے ہی اہل عقیدت ومحبت کا زیارت کے لیے تانتا بندھا رہا اور تا وقت ظہر گلہائے نعت و درود وسلام کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے وہ آپ کے پرنور چہرے اور مسکراتے لب ورخسار کی زیارت کرتے رہے اور اپنے ایمان کو تازہ کرتے رہے۔

نماز جنازہ وسفر آخرت پر روانگی

آپ کی نماز جنازہ 9 صفر المظفر 1442ھ بمطابق 27 ستمبر 2020ء بروز اتوار مدینہ جامع مسجد ممتاز نگر بی ایریا، ملیر شریف کراچی میں بعد نماز ظہر مقتدر علمائے کرام کے مختصر تعزیتی کلمات کے بعد آپ کے برادر حقیقی مخدوم ومکرم حضرت قبلہ (بڑے چچا جان) صوفی مختار احمد ممتازی رحمانی دامت برکاتہم العالیہ کی اقتدا میں ادا کی گئی۔ جبکہ ایصال ہدیہ و دعائے خیر کی سعادت آپ کے دست راست، محرم راز، خلیفہ مجاز وتلمیذ رشید محبوب العارفین، پرنسپل الممتاز اکیڈمی ملیر حضرت الحاج الحافظ راؤ نعمان احمد خان ممتازی رحمانی دامت برکاتہم العالیہ نے حاصل کی۔ (جنہیں بعد میں اراکین رحمانی ٹرسٹ نے متفقہ طور پر حضرت قبلہ چچا جان رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ صدر رحمانی ٹرسٹ و مہتمم مدارس رحمانیہ منتخب کیا۔)

آپ کے جنازے میں آپ کے مرشد اول، کراچی کے معروف بزرگ شمس الفقراء حضرت حافظ قاری شاہ محمد غلام رسول چشتی قادری قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ علمیہ قادریہ کے سجادہ نشین اور ان کے پوتے حضرت صاحبزادہ ڈاکٹر فرید الدین قادری مدظلہ، حلقہ رحمانی کے معروف بزرگ، جد المرشد، محبوب رحمانی حضرت خواجہ صوفی شاہ محمد فاروق رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے وسجادہ نشین حضرت شہزادہ محمد ناصر رحمانی مدظلہ، آستانہ عالیہ حضرت الحاج سائیں بابا ولایت علی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ کے پڑپوتے وسجادہ نشین حضرت سائیں امیر احمد انصاری مدظلہ (جو حضرت قبلہ چچا جان رحمۃ اللہ علیہ سے

شرف بیعت و خلافت بھی رکھتے ہیں۔) خانوادۂ ممتازیہ رحمانیہ کے چشم و چراغ، نواسہ محبوب العارفین آپ کے خلیفہ اول حضرت صاحبزادہ حافظ قاری محمد فرحان جان ممتازی رحمانی مدظلہ، مقتدر علمائے کرام، حلقہ رحمانی کے خلفائے عظام، معززین شہر کے ساتھ ساتھ پاک پتن شریف، لاہور، فیصل آباد، ملتان، راولپنڈی اور اسلام آباد اور دیگر دور دراز کے مقامات سے آئے ہوئے آپ کے ہزاروں محبین و معتقدین نے شرکت کی۔

تدفین و مزار مبارک: بعد نمازہ جنازہ آپ کے جنازے کو مدینہ جامع مسجد ممتاز نگر بی ایریا، ملیر شریف سے ایک عظیم الشان جلوس کی شکل میں گلہائے نعت خوانی و درود و سلام کی گونج میں ملت گارڈن، ملیر میں آپ ہی کے قائم کردہ دینی وقرآنی وعصری علوم کے مثالی ادارے، ''الممتاز اکیڈمی'' لے جایا گیا۔ جہاں آپ کی وصیت کردہ اور مختص و منتخب کی گئی جگہ پر تدفین کی کارروائی عمل میں آئی۔ اور اشک بار آنکھوں اور رقت آمیز دعاؤں کے ساتھ آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طنیت را

آپ کی وصیت کے مطابق جہاں آپ کی تدفین کی گئی، یہ وہ مقام ہے جہاں برسوں حفظ قرآن کریم کی کلاسز لگتی رہیں اور قرآن مجید پڑھا جاتا رہا۔ محافل ذکر و نعت خوانی کا انعقاد ہوتا رہا۔ اور جس کے بام و در تلاوت قرآن کریم اور گلہائے درود و سلام کی صداؤں سے گونجتے رہے۔

اللہ کریم آپ کے مزار اقدس پر خصوصی انوار و تجلیات اور رحمتوں و برکتوں کا نزول فرمائے اور آپ کے مشن کو تا قیام قیامت جاری و ساری رکھے۔ آمین ثم آمین

الوداع! اے میرِ کارواں! الوداع　　تیری تربت پر ہزاروں رحمتیں

مریدین و خلفاء: آپ کے دامنِ فیض و کرم سے وابستہ معتقدین و مریدین کی تعداد بلاشبہ ہزاروں میں ہے۔ جو نہ صرف کراچی بلکہ بیرون کراچی، پاکستان کے دیگر شہروں مثلاً پاک پتن شریف، لاہور، ملتان، فیصل آباد، راولپنڈی اور اسلام آباد تک ہی نہیں بلکہ بیرون ملک تک پھیلے ہوئے ہیں، ان مریدین میں آپ نے اپنے پیشواؤں کی تعلیمات کے مطابق جن کو عمل کرتے دیکھا اور خدمت خلق میں مصروف و منہمک پایا اور جن سے دین و قرآن اور حلقہ رحمانی کی ترویج و

اشاعت کی امید رکھی ،ان کو اپنی دستار خلافت و اجازت سے سرفراز فرمایا۔ان کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔تاکہ ریکارڈ کا حصہ بن جائے اور برادران طریقت کے علم میں بھی آجائے۔

1۔صاحبزادہ حافظ قاری محمد فرحان جان ممتازی رحمانی مدظلہ

2۔صاحبزادہ سائیں امیر احمد انصاری رحمانی مدظلہ

3۔علامہ مفتی محمد اشفاق سالک آبادی رحمانی مدظلہ

4۔محترم عبدالرشید رحمانی مدظلہ

5۔قاری وقار احمد رحمانی مدظلہ

6۔حافظ سید ممتاز علی رحمانی مدظلہ

7۔حافظ محمد اختر رحمانی مدظلہ

8۔حافظ محمد آصف مشتاق رحمانی مدظلہ

9۔حافظ محمد مظہر الدین اشرفی رحمانی مدظلہ

10۔حافظ عبدالحامد رحمانی مدظلہ

11۔شیخ محمد وسیم رحمانی مدظلہ

12۔شیخ محمد عظیم رحمانی مدظلہ

13۔حافظ محمد جنید اقبال رحمانی مدظلہ

14۔ڈاکٹر عطاالرحمن رحمانی مدظلہ

15۔حافظ عبدالوہاب رحمانی مدظلہ

16۔حافظ عبدالباسط رحمانی مدظلہ

17۔حافظ سید علی احمد رحمانی مدظلہ

18۔حافظ محمد عزیر صدیقی رحمانی مدظلہ

19۔سید محمد مرسلین رحمانی مدظلہ

20۔حافظ نوید بیگ رحمانی مدظلہ

آپ کے ان بیس خلفائے کرام میں سے حافظ محمد جنید اقبال رحمانی رحمۃ اللہ علیہ (حافظ محمد فہیم اقبال رحمانی مدظلہ، حافظ محمد ایاز اقبال رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے بھائی) طویل عرصہ گردوں کے امراض میں مبتلا رہنے کے بعد 19 اور 20 صفر المظفر 1442ھ بمطابق 7 اور 8 اکتوبر 2020ء بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب واصل بحق ہو گئے۔ الممتاز اکیڈمی، ملیر (خصوصاً شعبہ حسابات و برقیات) کے لیے ان کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

اللہ کریم ان کی کامل مغفرت فرمائے۔ اور ان کے اہل خاندان و پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

محفل سوئم: آپ کے سوئم کے حوالے سے ایصال ہدیہ کی خصوصی محفل مورخہ 10 صفر المظفر 1442ھ بمطابق 28 ستمبر 2020ء بروز پیر بعد عصر تا بعد از عشا آپ کے مزار مبارک واقع الممتاز اکیڈمی ملیر میں منعقد ہوئی، جس میں مدارس رحمانیہ و اسکولز کے ہزاروں طلباء و طالبات و معلمین و معلمات کے ساتھ ساتھ مقتدر علمائے کرام، خلفائے حلقہ رحمانی، معززین شہر اور آپ کے ہزاروں معتقدین و مریدین و محبین نے شرکت کی اور آپ کو خراج عقیدت و محبت پیش کیا۔

یومیہ و ہفتہ واری حلقہ ذکر کا اجرا: آپ کی محفل سوئم کے موقع پر آپ کے دست راست، محرم راز، خلیفہ مجاز محبوب العارفین، صدر رحمانی ٹرسٹ و مہتمم مدارس رحمانیہ حضرت الحاج الحافظ راؤ نعمان احمد ممتازی رحمانی مدظلہ نے آپ کے مشن و خدمات اور تعلیمات پر روشنی ڈالتے ہوئے روزانہ مغرب و عشا کے درمیان اور ہر پیر کو بعد از نماز عشا حلقۂ ذکر و نعت و دعا کا آپ کے مزار اقدس پر اجرا کا اعلان فرمایا اور اہل علاقہ و اہل محبت کو ان میں شرکت کی دعوت دی۔

جامع مسجد الابرار کا اعلان: اسی موقع پر آپ کے مزار اقدس سے متصل اس جگہ کو جہاں برسوں سے شعبہ حفظ قرآن کریم کے طلبا کی کلاسز لگ رہی ہیں اور برسوں سے قرآن مجید پڑھا جا رہا ہے اور محافل ذکر و نعت خوانی کا انعقاد ہو رہا ہے۔ اس جگہ کو پنجوقتہ نماز کے لیے ''مسجد'' قرار دینے کا اعلان کیا گیا اور باقاعدہ پنجوقتہ باجماعت نمازوں کا سلسلہ باقاعدگی سے شروع ہو گیا۔

تصرفات و کرامات: آپ کے تصرفات و کرامات ایک مستقل باب اور وسیع موضوع ہے

جس کو آپ کے مریدین و محبین اکثر بیان کرتے رہتے ہیں اور آنے والے وقت میں آپ کی مزید کرامات ظاہر ہوں گی۔ لیکن راقم الحروف حافظ قاری اعجاز الوارث ممتازی رحمانی یہ سمجھتا ہے کہ اتنے مختصر ترین وقت میں آپ کی زیر سر پرستی مدارس رحمانیہ و اسکولز کا قیام، مساجد و خانقاہوں کی تعمیر و توسیع و تزئین و آرائش، ذکر و فکر کے حلقوں کا اجرا، جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اعراس ہائے بزرگان دین کے مواقع پر وسیع لنگر وغیرہ یہ سب آپ کی زندہ کرامات ہی ہیں۔ جن کا انتظام و انصرام آپ ہی کا خاصہ تھا۔ آپ اکثر بطور تواضع و انکسار یہ فرماتے تھے کہ ''میں نہ تو حافظ ہوں، نہ قاری ہوں اور نہ عالم، میں تو اپنے پیشواؤں کی دعا ہوں۔ انہوں نے بٹھا دیا تو بس اپنا کام کیے جا رہا ہوں۔'' چنانچہ آپ کی زیر سر پرستی قائم مدارس رحمانیہ اور حلقہ رحمانی سے ہزاروں حفاظ و قرأ، خطباء و علما اور منتظمین و ذمہ داران کا تیار ہونا اور آپ کے مشن کا جاری و ساری رہنا بذات خود آپ کے پیشواؤں کے ساتھ ساتھ آپ کی بھی زندہ کرامت ہے۔

حرف آخر: راقم الحروف حافظ قاری اعجاز الوارث وارثی انصاری ممتازی رحمانی عفی عنہ کے خیال میں بعد از وصال آپ کی پر نور پیشانی، مطمئن چہرہ اور مسکراتے لب و رخسار کو دیکھ کر بے اختیار یہ کہنے کو جی چاہتا ہے کہ ؎

قبائے نور سے سج کر، تبسم سے خوبرو ہو کر
وہ پہنچے بارگاہ حق میں کتنے سرخرو ہو کر